لیفٹیننٹ جنرل (ر) حمید گل

افغانستان پر پابندیاں............امت کی غیرت کیلئے کھلا چیلنج

اقوام متحدہ نے افغانستان کے خلاف نئی اقتصادی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ مظلوم افغان قوم پر ظلم کا نیا کوڑا برسایا گیا ہے۔ ربع صدی پہلے افغانوں پر روس نے توسیع پسندانہ مقاصد کے لئے جارحانہ جنگ مسلط کی اور افغانوں کو پرچم جہاد بلند کرنا پڑا تو امریکہ افغانستان کا دوست تھا اور روس کٹر دشمن، لیکن ستم ظریفی دیکھئے آج وہ دونوں جنگ سے تباہ حال اس کمزور ملک کے خلاف متحد ہو گئے ہیں۔ انسانیت کے خلاف جرم کی یہ بدترین مثال ہے۔ مظلوم کے خلاف ظالموں کے گٹھ جوڑ کا سبب اسامہ بن لادن نہیں، بلکہ اسلام دشمنی کی قدر مشترک ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا ہم چیلنج قبول کرنے کے لئے تیار ہیں یا پھر عالم خواب میں ہی سب کچھ لٹا بیٹھیں گے ؟ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ افغانستان کے بعد پاکستان ان کا ہدف بننے والا ہے ہماری ایٹمی قوت ان کی نظروں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے۔ پھر ایران کی باری آئے گی۔ اس طرح باری باری ان اسلامی ممالک کی گردن مروڑی جائے گی جن سے انہیں کسی طرح کا بھی خطرہ ہے۔ تاریخ کے اس موڑ پر مسلمان ممالک جس قدر جلد اس صورتحال کا ادراک اور اس خطرے سے نمٹنے کی تدبیر کر لیں اسی قدر ان کے حق میں بہتر ہے۔

بعض کند ذہن دانش ور یہ خیال کرتے ہیں کہ اس افتاد کا اصل سبب اسامہ بن لادن ہے یہ ان کی خام خیالی ہے اسامہ نہیں ہوگا تو کوئی اور ہوگا ان کی جنگ تو اسلام سے ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ جرم ضعیفی کا شاخسانہ ہے، ہمارا دشمن اتنا بھی طوفان نہیں کہ ہم سب کو ڈبو دے مگر ہم نے خواہ مخواہ خوف کے مارے مغرب کی غلامی کو ہی ذریعہ نجات سمجھا ہوا ہے۔ ہماری یہ کمزوری دشمن کے ہاتھ آگئی ہے۔ دوسری طرف اس نے ہماری قوم کو وحدت فکر و عمل سے محروم کرنے کے لئے تقسیم در تقسیم کا عمل شروع کر رکھا ہے۔ امت کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے اسے ہمارے اندر سے فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے والے افراد اور نام نہاد علماء کی حمایت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور دوسری غیر سرکاری تنظیمیں (NGOs) بھی اس کام میں شریک ہیں۔ اسلام دشمن طاقتوں نے اپنے کارکنوں اور ہتھیاروں کو باہم مربوط کر لیا ہے۔ اور ایک غیر مرئی جنگ ہم پر مسلط کر دی ہے۔ بات محض ایک اسامہ پر ختم نہیں ہوتی۔ اگر آج افغانستان اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر دے تو کیا وہ افغانستان کے اسلامی تشخص کو تسلیم کر لے گا؟ کشمیر، فلسطین اور چیچنیا کی تحریکوں میں تو کوئی سامہ موجود نہیں، پھر ان کے خلاف سازشوں کا سبب کیا ہے ؟ کیا افغانستان پر پابندیاں لگانے کے بعد امت کے

خلاف غیر مرئی عالم جنگ ختم ہو جائے گی ؟ ایسا کبھی نہیں ہو گا بات یہاں نہیں رکے گی وہ مرحلہ وار مسلمانوں کی گردن پر اپنا شکنجہ کسنے کی پالیسی پر عمل پیرا رہیں گے۔

سوال یہ ہے کہ کیا افغانستان تنہا اپنے اوپر لگنے والی پابندیوں کا مقابلہ کر سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں...... افغانستان کی مزاحمت کے اثرات بوجوہ محدود رہیں گے اس لئے کہ اسے پہلے ہی اندرونی اور بیرونی محاذوں پر خانہ جنگی اور سازشوں کا سامنا ہے۔ ایک متحد اور طاقتور دشمن کا مقابلہ متحد اور منظم ہو کر ہی کیا جا سکتا ہے میں اس سلسلے میں عام مسلمانوں اور افغانستان سے متعلق ہر صاحب فکر و دانش کی خدمت میں چند نکات پیش کرنا چاہتا ہوں :

☆ عقل و دانش کا تقاضا ہے کہ پوری امت متحد ہو کر پابندیوں کے خلاف مزاحمت کرے۔ مزاحمت کا دائرہ وسیع ہونا چاہیے۔ اخلاقی، قانونی اور معاشی تمام میدانوں میں بھرپور مزاحمت ہونی چاہیے۔ امریکہ کو یہ بتانا ضروری ہے کہ ہم اس کی اسلام دشمن حرکات کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اس مزاحمت میں پاکستان کا کردار انتہائی اہم ہے اس لئے کہ افغانستان پر لگنے والی پابندیوں سے پاکستان بالواسطہ اور بلاواسطہ متاثر ہو گا ہماری سیکورٹی کونسل کی طرف سے اقوام متحدہ کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کے احترام کا اقرار نہایت افسوسناک ہے۔ دوسرے اسلامی ممالک بھی منقار زیر پر دکھائی دیتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس موقع پر او آئی سی کا اجلاس طلب کیا جائے۔ ہم چھپن ممالک ہیں لیکن ہماری حیثیت کچھ بھی نہیں، اپنی حیثیت منوانے کا یہ سنہری موقع ہے۔ اجلاس میں اپنے تنازعات کو بھلا کر یہ دوٹوک موقف اختیار کیا جائے کہ ہم ایک برادر اسلامی ملک اور غیور قوم پر ناجائز پابندیاں برداشت نہیں کر سکتے اور متحد ہو کر ان کی مزاحمت کریں گے۔ اسلامی ممالک دنیا پر واضح کر دیں کہ اگر ان پابندیوں پر عمل درآمد کیا گیا تو وہ متفقہ طور پر کابل حکومت کو تسلیم کر لیں گے۔

☆ وہ اسلامی ممالک جو طالبان مخالف دھڑوں کو امداد دینے میں پیش پیش ہیں ان سے درخواست ہے کہ اپنے رویے پر نظر ثانی کریں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ بڑی طاقتوں کی جارحیت سے وہ بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ اگر وہ مشترکہ ایجنڈے کے خلاف سد سکندری بن جائیں تو دنیا کا سیاسی نقشہ تبدیل ہو سکتا ہے۔

☆ چین کے ساتھ اسلامی تحریکوں اور مسلم ممالک کے تعلقات قابل رشک ہونے چاہئیں۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ چین کے طالبان کے بارے میں تحفظات میں تبدیلی آ رہی ہے۔ حال ہی میں اسلام آباد میں چین کے سفیر قندھار کا دورہ کر کے آئے ہیں یہ مثبت پیش رفت ہے اس سے دونوں ممالک کے درمیان موجود شکوک کی بیخ کنی ہو گی وہ عوامل جن سے چین کو پریشانی ہو سکتی ہے ہمیں ان سے بھی احتراز کرنا چاہیے۔ تمام اسلامی ممالک کو چین کے ساتھ ہر سطح پر رابطے استوار کرنے چاہئیں۔ پاکستان اس میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے اگر یہ کام حکومتی سطح پر نہیں ہو سکتا تو عوامی سطح پر آسانی سے ہو سکتا ہے۔ مختلف اداروں اور تنظیموں کے ذریعے عوام کو

متحرک کیا جاسکتا ہے۔ عوامی رابطوں سے بھی ایک دوسرے کے قریب آیا جاسکتا ہے۔

☆ وہ دانشور جن کی زبانیں طالبان کو اجڈ، گنوار اور دہشت گرد کہتے نہیں تھکتیں افغانستان کے خلاف استعمار کے جارحانہ عزائم کے بعد ان کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ اب ان کو اپنا رویہ تبدیل کرنا چاہیے اور سچائی کی تبلیغ کرنی چاہیے۔ ایک انسان ہونے کے ناطے کیا وہ چاہیں گے کہ افغانستان میں لاکھوں انسان بھوکوں مرجائیں...... ؟ انہیں جان لینا چاہیے کہ معاملہ طالبان کا نہیں پوری افغان قوم کا ہے جسے اس کی غیرت وحمیت اور اسلامیت کی سزادی جارہی ہے۔ وہ مذہبی حلقے جنہیں طالبان کی تعبیر اسلام پر اعتراض ہے وہ بھی سردست اس معاملے کو فراموش کر کے مسلمان بھائیوں کی طرف دست تعاون دراز کریں۔ یہ باہمی تنازعات کو اچھالنے کا وقت نہیں بلکہ اس وقت اسلام دشمن قوتوں کے خلاف متحد ہونے کی ضرورت ہے باہمی تنازعات بعد میں مل بیٹھ کر حل کرلیں گے۔

☆ میں اس موقع پر برادرم برہان الدین ربانی اور ان کے ساتھیوں سمیت شمالی اتحاد کے قائدین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ صورتحال کی نزاکت کو سمجھیں۔ موجودہ اقتصادی پابندیاں صرف طالبان کے خلاف نہیں پوری افغان قوم کے خلاف ہیں اب دشمن کھل کر سامنے آگیا ہے۔ اس لئے وہ افغانوں کی حریت وحمیت کا روایتی کردار ادا کریں۔ شمالی اتحاد کا دوست روس ہوسکتا ہے نہ امریکہ۔ خصوصاً امریکہ کی دوستی تو سخت ناقابل اعتبار ہے۔ تمام افغانوں کو فوری طور پر ان پابندیوں کو پوری قوت سے مسترد کردینا چاہیے اور صاف صاف کہہ دینا چاہیے کہ ہم انہیں قبول نہیں کرتے۔ اگر آج برہان الدین ربانی اس کو مسترد کردیں تو دشمن کے سارے مذموم منصوبوں پر پانی پڑجائے گا۔ جو لوگ طالبان کے زیر کنٹرول نوے فیصد افغانستان کے عوام کے منہ سے روٹی کا نوالہ تک چھین لینا چاہتے ہیں کسی مسلمان کو ان سے وفا کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔

☆ طالبان کو بھی اپنے رویے میں لچک پیدا کرنی چاہیے۔ انہیں چاہیے کہ ان افغان مجاہدین کو بھی خندہ پیشانی سے قبول کرلیں جو کل تک روس کے خلاف صف آراء تھے جن مجاہدین نے باطل کے خلاف جنگ لڑی ہے انہیں دشمن کی صفوں میں نہ دھکیلیں ان کی قربانیوں کو یاد رکھیں ان میں مخلص لوگ بھی ہیں ان سے معاملات طے کئے جاسکتے ہیں۔ انہیں بتایا جاسکتا ہے کہ کہ ساری افغان قوم شکنجے میں ہے اور ساری ملت اسلامیہ پر دباؤ ہے۔ اس وقت مل بیٹھنے کا وقت ہے۔ بردباری کا رویہ اختیار کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ آج ہم اپنے بھائیوں سے معاملہ نہ کریں اور کل ہمیں اپنے دشمن کے سامنے جھکنا پڑے۔ بہتر ہے کہ اپنے افغان بھائیوں سے معاملے میں پہل طالبان حکومت کی طرف سے کی جائے۔ اس سے تعمیر وترقی اور خوشحالی کا سورج طلوع ہوگا۔

☆ افغانوں کو چاہیے کہ وہ فلسطین اور دوسری اسلامی تحریکوں کی بھی بھرپور حمایت کریں۔ اسلامی جہادی

تحریکوں کی حمایت کر کے وہ پورے عالم اسلام اور عرب دنیا میں اپنے لئے نرم گوشہ پیدا کر سکتے ہیں۔ اسرائیل پر دباؤ بڑھانا ضروری ہے۔ اسلئے کہ افغانستان کے خلاف امریکہ کو یہودی لابی اکسارہی ہے ورنہ امریکہ کو افغانستان سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔

☆ اس معاملے کا ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ انسانی حقوق کی علمبردار تنظیموں نے اس المیے پر خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ کیا ان کا خیال ہے کہ افغانستان پر یہ دباؤ جائز ہے یا پھر وہ کسی خاص ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں؟ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ انہیں بلا کر پوچھے' اگر وہ اس انسانی معاملے پر احتجاج نہیں کرتے تو پھر ان کی انسانی ہمدردی کا دعویٰ مشکوک ہے لہٰذا وہ اپنا بوریا بستر سمیٹ کر یہاں سے چلے جائیں۔ اس لئے کہ وہ فراڈ اور فریب ہیں۔

☆ افغان قوم جہاد اور قربانی کی سرخیل ہے اس نے نہ صرف غیرت وحمیت کی ایک تابندہ داستان رقم کی بلکہ دنیا کی زبردست اقوام کو مزاحمت اور جہاد کی راہ بھی سجھائی ہے۔ اس وقت اس کا ساتھ دینا ضروری ہے ہماری امداد اخلاقی' سیاسی اور سفارتی میدانوں تک ہی محدود نہ رہے بلکہ ہمیں روٹی کے ہر نوالے میں ان کو حصہ دار بنانا چاہیے۔ میں نے تجویز کیا ہے کہ ہم ہر روز چائے کی ایک پیالی اور ایک روٹی اگر ان کے لئے وقف کر دیں تو ان کی خوراک کی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں اور اس سے ہماری معیشت پر بھی اثر نہیں پڑے گا۔ اور پوری امت میں مزاحمت اور جہادی سپرٹ بھی زندہ ہو گی۔

☆ ہم پاکستانیوں کو خاص طور پر سوچنا چاہیے کہ ہمیں ایک بہت بڑا مقابلہ آن پڑا ہے۔ آج اگر ہم اس میں ہار گئے تو پاکستان اس کا اگلا نشانہ ضرور بنے گا۔ قوم کو اس سے آگاہ رہنا چاہیے' خدانخواستہ ایسا ہوا تو ہم پھر صدیوں تک نہیں اٹھ پائیں گے۔ نکسن نے 1982ء میں روس کے صدر برزنیف کو خط لکھا تھا کہ ہمیں اصل خطرہ ایک دوسرے سے نہیں بلکہ مراکش سے لیکر انڈونیشیا تک سرگرم عمل اسلامی تحریکوں سے ہے۔ آج طاغوتی قوتیں ایک ہو گئی ہیں۔ پاکستان عصر حاضر کی اسلامی تحریکوں کا سرخیل ہے اسلئے وہ لازماً اسلام دشمن قوتوں کا نشانہ بنے گا یہ نوشتہ دیوار ہے۔ اسلئے ساری قوم کو ایک ہو جانا چاہیے۔ فوج اور قوم کے درمیان اعتماد کا رشتہ بحال کیا جائے اور مزاحمت کا فیصلہ کر لیا جائے تو دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو سرنگوں نہیں کر سکتی نہ ہمارے افغان بھائیوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ ملک کی تمام سیاسی قوتوں کو یکسوئی سے امریکہ اور روس کے اس ظالمانہ فیصلہ کے خلاف پوزیشن اختیار کرنی چاہیے۔ یہ وقت خاموش رہنے کا نہیں افغان جہاد نے عملاً افغان اور پاکستانی قوموں کو یکجان دو قالب کر دیا ہے۔ پاکستانی قیادت پر لازم ہے کہ وہ کوئی قدم ایسا نہ اٹھائے جس سے تاریخی اثاثہ ضائع ہو جائے۔ ... ان احسان فراموش نہیں کرتے آج ہم ان کا ہاتھ پکڑے رہیں گے تو اسکا اجر ہمیں مستقبل میں ملے گا۔